بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

النّور

جون ۱۹۸۴ء

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا ترجمان

امیر و مبلغ انچارج : شیخ مبارک احمد

ادارہ تحریر : منیر احمد چوہدری
امین اللہ سالک
مفتی احمد صادق

احبابِ جماعتِ احمدیہ کے نام حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام

پاکستان کے احمدیوں کے نام میرا یہ پیغام ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس فرمان حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ کو حرزِ جان بنائیں

وطن کی محبت میں اپنی سنہری درخشندہ تاریخ کی حفاظت کریں اور اپنی قربانیوں سے ثابت کر دکھائیں کہ آپ صفِ اوّل کے محبِ وطن ہیں

میرا یہ تاکیدی حکم ہے کہ کسی حالت میں بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرتے رہیں

مَیں نے اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے احبابِ جماعت ربوہ اور پاکستان سے چند ماہ کی جدائی قبول کی ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

میرے نہایت پیارے احبابِ جماعت احمدیہ!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور رحمت کے سائے تلے رہیں اور ہر آن اُس کی نصرت اور قربت اور پیار کے جلوے دیکھیں۔ وہ آپ کے ہر خوف کو امن میں بدل دے اور ہر بے چینی کو سکینت اور طمانیت میں تبدیل فرما دے، ہر حال میں آپ اُس سے راضی رہیں اور اُس کی رضا کی راہوں سے باہر قدم نہ رکھیں اور اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے اُس کی رضا آپ کو حاصل رہے اور پیار کی نگاہیں آپ پر پڑیں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں خالصتہً اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے مَیں نے یہ سفر اختیار کیا ہے اور احبابِ جماعت ربوہ اور احبابِ جماعت پاکستان سے یہ عارضی چند ماہ کی جدائی قبول کی ہے۔ میرا دل آپ کی جدائی سے سخت بے قرار ہے اور آنکھیں اُس دن کی راہ دیکھ رہی ہیں جب میری نظریں آپ کو دیکھ کر ایک ناقابلِ بیان رُوحانی لذت پائیں گی۔ لیکن عارضی جدائیاں کوئی نئی بات نہیں اور کوئی پہلا تجربہ نہیں۔ گذشتہ دو سالوں میں میرا یہی دستور رہا ہے کہ اللہ کی رضا کے ماتحت دیگر عالمی جماعتوں سے ملاقات اور اُن کی تعلیم و تربیت کی غرض سے اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر اور تمام جماعت کی بہبود کے لئے ایسے عارضی سفر اختیار کرتا رہا ہوں اور آئندہ بھی جبتک اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماتا رہے گا ایسا ہی کرتا رہوں گا۔

یاد رکھیں کہ الٰہی جماعتیں جو اللہ کے ذکر کے ساتھ زندہ رہتی ہیں کسی حال میں بھی اپنے فرائض کی سرانجام دہی سے غافل نہیں رہتیں۔ روشنی ہو یا اندھیرا ہر حال میں وہ آگے بڑھتی ہیں اور گرجتے ہوئے بادلوں کی ظلمات اور رعد اور برق اُن کے قدم روک نہیں سکتیں لہٰذا موجودہ سنگین اور مخدوش حالات کے باوجود مَیں نے اس سفر کو منسوخ نہیں کیا جو کئی ماہ پہلے سے تبشیر کی طرف سے تجویز کیا جا چکا تھا۔ نہ صرف یہ کہ مَیں نے اسے منسوخ نہیں کیا بلکہ اس کے دائرہ میں کچھ اضافہ کرنا بھی ضروری سمجھا اور بعض نئے ممالک کو بھی اس میں شامل کر لیا ہے۔ مَیں آپ کے لئے مجسم دعا ہوں آپ بھی اس سفر کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے بکثرت دعائیں کریں۔

The Ahmadiyya Gazette and **Annoor** are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Ameer & Missionary Incharge, U.S.A., for the **Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.**, 2141 Leroy Place, N.W., Washington, D.C., 20008. Phone: (202) 232-3737

Printed at the Fazl-i-Umar Press, and distributed from Athens, Ohio 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
57 East State Street
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT #143

- اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ۔

ترجمہ :۔ مَیں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ کے حضور ہی کرتا ہوں۔

- رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔

ترجمہ :۔ اے میرے رب اپنی بھلائی میں سے جو کچھ تُو مجھ پر نازل کرے میں اُس کا محتاج ہوں۔

اِن نازک ایام میں میری آپ کو نصیحت بلکہ تاکیدی حکم یہ ہے کہ کسی حالت میں صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا اور قرآن کریم کی غلامی اور حضرت اقدس سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے بہرحال چمٹے رہنا ہے۔ حق طریق سے حق بات کی نصیحت کرتے رہیں۔ صبر پر قائم رہتے ہوئے دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرتے رہیں۔ مظلومیت ایک عظیم اور ناقابلِ تسخیر طاقت ہے کسی قیمت پر اِسے ظالمیت میں تبدیل نہیں کرنا۔ کسی کی طرف سے کوئی زیادتی آپ کو جواباً زیادتی پر آمادہ نہ کرے۔ آپ اِس بات پر امین بنائے گئے ہیں کہ امن کو قائم رکھیں۔ آپ کی طرف سے شر نہیں بلکہ ہمیشہ خیر دوسروں کو پہنچے اور فساد پھیلانے والے نہ ہوں بلکہ سلامتی کے شہزادے بنیں۔

عالم الغیب خدا آپ کے ظاہری دُکھوں سے بھی واقف ہے اور سینوں میں مخفی سسکتے اور بلکتے ہوئے غموں پر بھی اُس کی نظر ہے۔ خدا کے حضور بہنے والے آنسوؤں میں بہا کر اپنے اِن غموں کا بوجھ ہلکا کریں اور دردناک دعاؤں کے ذریعہ اپنے دلوں کے بخارات نکالیں۔ اللہ پر توکل رکھیں اور اُس سے بے وفائی نہ کریں۔ پہلے کب اُس نے آپ کو تنہا چھوڑا ہے جو آج چھوڑ دے گا۔

پاکستان کے احمدیوں کے نام بالخصوص میرا یہ پیغام بھی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس مقدس فرمان کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں اور حرزِ جان بنائیں کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ وطن کی محبت ایمان ہی کا ایک جزء ہے۔ وطن کی محبت میں اپنی سُنہری درخشندہ تاریخ کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عزیز وطن ہے جس کے قیام میں آپ نے عظیم الشان قربانیاں پیش کی ہیں اور قائدِ اعظم محمد علی جناح نے جس خدمت کے لئے آپ کو بُلایا آپ نے پُورے خلوص کے ساتھ اُن کی آواز پر لبیک کہا۔ جب بھی وطنِ عزیز کو کوئی خطرہ پیش آیا آپ صفِ اوّل کی قربانیاں کرنے والوں میں شامل رہے۔ تاریخِ پاکستان میں دوسرے محبانِ وطن کے دوش بدوش آپ کے نام بھی اَنمٹ سُنہری حروف میں کندہ رہیں گے۔ یاد رکھیں آپ نے اپنی اِس حیثیت کو ہمیشہ برقرار رکھنا ہے۔ صفِ اول کے شہری کی یہی حقیقی تعریف ہے۔ بلاشبہ وہی صفِ اوّل کا شہری ہوتا ہے جو اِبتلاؤں اور خطرات اور قربانیوں کے میدان میں صفِ اوّل کا محبِ وطن ثابت ہو۔ اگر آپ اپنے اِس امتیاز کی حفاظت کریں گے تو دُنیا کی کوئی طاقت آپ کو صف دوم یا صف سوم یا صف چہارم کا شہری بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ دوسروں کے حقوق کے اِستحصال سے آپ کبھی صفِ اول کا شہری نہیں بن سکتے ہاں اہلِ وطن کی خاطر اپنے حقوق کی قربانی سے آپ بلاشبہ ہمیشہ صفِ اوّل کے شہریوں میں اپنے ممتاز مقام کو قائم رکھیں گے۔

آخر پر مَیں اِس مختصر پیغام کو حضرت اقدس مسیح موعود کے مقدس الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور سلامتی ابدالاباد تک آپ پر نازل ہوتی رہیں :۔

"مَیں اِس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ اِن ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابنِ مریمؑ کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اِس لئے مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوعِ انسان کے ساتھ حقِ ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بُغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اِس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بُغض کے کانٹوں سے بھرا ہوا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں۔ بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہو گی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ مَیں تمہیں ایک ایسی راہ دکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدردِ نوعِ انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اُس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اُترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو ترقی کرو۔ اُس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اوّل بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام مَیل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں تب صبح اُٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے تب وہ مَیل جو کپڑوں کے اندر تھی اور اُن کا جُزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اُٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جُدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتداء میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے مَیلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔۔۔۔۔۔ دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں۔ زمین پر صلح پھیلائیں کہ اِس سے اُن کا دین پھیلے گا اور اِس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکر ہو گا۔

۔۔۔۔۔۔ اے حق کے بھوکو اور پیاسو! سُن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتداء سے وعدہ تھا۔ خدا اِن قصوں کو بہت لمبا نہیں کرے گا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دُور دُور تک اُس کی روشنی پھیل جاتی ہے یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں ایسا ہی اِن دنوں میں ہو گا۔"

والسلام خاکسار

مرزا طاہر

1.5.1363
1984

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ
O ALLAH, WE PUT THEE
نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ
AGAINST THEM AND SEEK
مِنْ شُرُوْرِھِمْ
THY SHELTER AGAINST THEIR MISCHIEF.

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا ارشاد:

۲۸ اپریل ۱۹۸۴ء بعداز نماز عشاء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت مبارک میں حاضر احباب جماعت کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا کہ :۔

میں آپ کو صبر کی تلقین کرنا چاہتا ہوں۔ یاد رکھیں سب سے بڑی طاقت صبر کی طاقت ہے جو الٰہی جماعتوں کو دی جاتی ہے اور جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

صبر دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہے اور دعاؤں میں قوت پیدا کرتا ہے۔ اور الٰہی جماعتوں کا صبر روحانیت میں تبدیل ہونے لگتا ہے۔ اس لحاظ سے میں دیکھ رہا ہوں کہ جماعت ایک نئے روحانی دور میں داخل ہو رہی ہے۔ لہٰذا یہ غم جو آپ کو ملا ہے اس کی حفاظت کریں اور اس کو دردناک دعاؤں میں تبدیل کرتے رہیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کی دعاؤں اور گریہ وزاری سے عرش کے کنگرے بھی لرزنے لگیں گے۔ پس اس غم کی حفاظت کریں اور اسے ہرگز نہ مرنے دیں۔ یہاں تک کہ خدا کی تقدیر خود اسے خوشیوں میں تبدیل کر دے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ دنیا کی ساری طاقتیں بھی مل کر آپ کو شکست نہیں دے سکتیں۔ لازماً آپ کامیاب ہوں گے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۴ مئی ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

اے خدا کے اس زمانے کے محبوب کے غلامو! میں تمہیں اللہ کے نام پر مدد کے لئے بلاتا ہوں۔ اپنا سب کچھ خدا کے حضور حاضر کر دو۔ اور خدا کی قسم، خدا اپنی ساری کائنات آپکی خدمت میں حاضر کر دے گا۔

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورہ الصف کی آخری آیت تلاوت کی۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰہِ کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَۃٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَکَفَرَتْ طَّآئِفَۃٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّھِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰھِرِیْنَ ﴿۱۴﴾

پھر فرمایا :۔

قوموں کی زندگی میں بعض ایسے وقت آتے ہیں جن میں بہت اہم اور بنیادی فیصلوں سے قومیں دو چار ہوتی ہیں۔ مذہبی قوموں کی زندگی میں بھی ایسے دن آیا کرتے ہیں اور دنیاوی قوموں کی زندگی میں بھی ایسے دن آیا کرتے ہیں اور دنیا کی زبان میں جب ایسا وقت آتا ہے تو یہ سوچا جاتا ہے کہ To be or not to be, that is the question۔ اب ہم نے رہنا ہے یا نہیں رہنا یہ سوال ہے جو آج پیش نظر ہے لیکن مذہبی دنیا میں یہ سوال اس طرح نہیں اٹھایا جاتا کیونکہ مذہبی دنیا خدا کی نمائندہ ہوتی ہے اسکے لئے نہ رہنے کا کوئی سوال نہیں ہوا کرتا اس کے لئے صرف ایک ہی سوال ہے کہ ہم نے رہنا ہے اور ہمیشہ رہنا ہے اور ہم نے رہنا ہے اور اس راہ میں ہر قربانی پیش کرنے کے لئے ہم تیار ہیں پس آج جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بھی یہی وقت ہے اور جو آیت میں نے تلاوت کی وہ اس وقت کے عین مناسب حال ہے۔

قرآن کریم فرماتا ہے: یا ایھا الذین اٰمنو کونو انصار اللہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کے انصار بن جاؤ اللہ کے مدد گار ہو جاؤ کہ آج مدد کا وقت ہے کما قال عیسیٰ ابن مریم للحواریون۔ جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم نے اپنے ساتھیوں سے

کہا من انصاری الی اللہ ۔ کون ہے جو آج اللہ کی خاطر، اللہ کی جانب میری مدد کرنے والا ہے قال الحواریون نحن انصار اللہ ۔ ان حواریوں نے جواب دیا کہ ہم ہیں اللہ کے انصار فآمنت طائفۃ من بنی اسرائیل تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ وہ ایمان لے آئے اور ایک گروہ نے انکار کر دیا ×

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان لوگوں کی مدد فرمائی جو ایمان لائے تھے اور ان لوگوں پر انکو غالب کر دیا جنہوں نے انکار کیا تھا

یہ واقعہ ہے جسکی طرف قرآن کریم نے اشارہ فرمایا ہے ۔ ایک حیرت انگیز واقعہ ہے ، جب ہم اس پہلو سے دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جن سے حضرت مسیحؑ نے خدا کے نام پر خدا کی طرف، خدا کی جانب مدد مانگی تھی ان کی اپنی حیثیت کیا تھی ۔ گنتی کے چند درویش صفت لوگ تھے ۔ انکے پاس کچھ بھی نہیں تھا ۔

ایک عظیم مغربی مملکت میں جس کی حدیں مشرق وسطیٰ سے شروع ہوتی تھیں اور مغرب تک چلی جاتی تھیں اس میں وہ آباد تھے اور اپنے وطن، اپنے شہر میں بھی انکی کوئی حیثیت نہیں تھی اتنے مظلوم اور بے کس تھے کہ جب حضرت مسیح کو صلیب پر لٹکایا گیا تو ان میں سے کوئی بھی کچھ نہ کر سکا ۔ یہ کیسی مدد تھی جو حضرت مسیحؑ نے ان سے مانگی تھی اگر وہ مدد اس لائق نہیں تھی کہ اسکا ذکر کیا جاتا تو ناممکن ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے وہ واقعہ یاد دلایا جاتا اور یہ ارشاد فرمایا جاتا کہ تم بھی اسی طرح کہو کہ مجھے انصاری کی ضرورت ہے جس طرح حضرت مسیح میرے ایک مظلوم بندے نے کہا تھا ۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ انصاری الی اللہ کا مضمون کوئی دنیا کے مضمون سے مختلف مضمون ہے ۔ یہاں فوجی اور جفاکش اور حملہ آور اور جنگجوؤں کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہاں دنیا کے بڑے بڑے مالداروں کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہاں دنیا کے بڑے بڑے طاقتور سیاستدانوں کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ایک بھی انمیں سے ایسا نہیں تھا جس نے اس آواز پر لبیک کہا ہو +

وہ کون لوگ تھے جن پر دنیا ہنستی تھی ۔ جن کی کوئی شہری حیثیت باقی نہیں رکھی گئی تھی جو چاہتا تھا انہیں انکو زد و کوب کرتا، انکو مارتا، انکو گالیاں دیتا، انکو گلیوں میں گھسیٹتا اور اسکے باوجود حضرت مسیح یہ کہہ رہے ہیں کہ میرے لئے اللہ کی خاطر، اللہ کی جانب مددگار بن جاؤ ۔

اگر اس واقعہ میں کوئی عظمت نہیں تھی کوئی مخفی پیغام نہیں تھا تو ناممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے انہیں الفاظ میں مددگار طلب کرنے کی ہدایت دی جاتی ۔ ایک تو یہ پہلو ہے جو تعجب انگیز ہے اور قابل غور، اور ایک اور یہ پہلو ہے کہ اللہ کو مددگاروں کی ضرورت کیا ہے مدد تو اللہ کی طرف سے آتی ہے یہ کیا قصہ ہے کہ چند مظلوم بندوں کو، چند مقبول بندوں کو خدا مدد کے لئے بلا رہا ہے جبکہ وہ آپ مدد کے بہت محتاج ہیں ۔ جب اس پہلو پر ہم غور کرتے ہیں تو یہ سارا معمہ حل ہو جاتا ہے ۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا ہے کہ جبتک تم اپنے دل و جان سے خدا کی مدد کیلئے تیار نہیں ہوگے اس وقت اللہ کی مدد تمہارے اوپر نازل نہیں ہوگی ۔ اور خدا اعداد و شمار میں اور کمیت اور کیفیت میں ہر مذہب سے مستغنی ہے اسلئے یہ سوال نہیں ہوا کرتا کہ تم خدا کی مدد کیلئے کیا پیش کروگے ۔ اللہ تعالیٰ صرف یہ تقاضا کرتا ہے کہ

جو کچھ ہے پیش کر دو

اور میرے پاس جو کچھ ہے میں اس کے جواب میں پیش کر دوں گا ۔ اس کے نتیجے میں غلبہ نصیب ہوگا ۔ اگر کوئی غریب ہے جس کے پاس چار آنے ہیں تو اللہ کی مدد کیلئے وہ چار آنے پیش کریگا اور خدا جو تمام خزانوں کا مالک ہے، کیسے ممکن ہے کہ جب اس غریب کو مدد کی ضرورت پڑے تو اپنے سارے خزانے اس کے لئے نہ کھول دے

پس یہ مضمون ہے جو ان آیات میں بیان فرمایا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو متوجہ کیا گیا کہ دیکھو میرے معاملے میں کسی مایوسی کا کوئی سوال نہیں ۔ سب سے کمزور نبی کی مثال میں تمہیں دیتا ہوں ۔ ایسا نبی جس کے مقابل میں کمزوری میں سارے عالم میں کوئی کمزور نبی نظر نہیں آئیگا ۔ اس کے ماننے والے اتنے کمزور، بے بس اور نہتے تھے اور اس کے مقابل پر اتنی عظیم سلطنت تھی کہ انکی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی اس قدر وہ بے حیثیت لوگ تھے اور اتنا بے حیثیت واقعہ تھا کہ روم کی تاریخ سالہا سال بعد تک بھی اس واقعہ کا کوئی ذکر نہیں کرتی ۔ یہ دل گھٹانے والا واقعہ نہیں یہ دل بڑھانے والا واقعہ ہے ۔ یہ اللہ تعالیٰ بیان فرمانا چاہتا ہے کہ جب انہوں نے میرے نام کی خاطر اپنے وہ بے کار وجود پیش کر دئے اور میں نے قبول کیا ۔ تو اے محمد عربیؐ! تم جو اس کائنات کا خلاصہ ہو تم جب سب کچھ میرے حضور پیش کروگے تو میں کیا کیا کچھ تمہارے لئے نہیں کرونگا ۔ یہ تھا وہ پیغام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا اور یہی وہ

پیغام ہے جو میں آپ کی غلامی میں آج آپکو دیتا ہوں۔

آج کبھی جماعت کی تاریخ پر ایک ایسا وقت آیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا وقت نہیں آیا۔ اس لئے تمام دنیا کے احمدیوں کو میں آواز دیتا ہوں کہ من انصاری الی اللہ۔ اے خدا کے اس زمانے کے محبوب کے غلامو! میں تمہیں

اللہ کے نام پر مدد کے لئے بلاتا ہوں

اپنا سب کچھ خدا کے حضور حاضر کردو۔ اور خدا کی قسم، خدا اپنی ساری کائنات آپ کی خدمت میں حاضر کردے گا کوئی دنیا کی طاقت نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے۔ یہ واقعہ ہے ایک ایسا کہ جو لازماً ہو کے رہے گا اور لازماً اس کے مقدر میں کامیابی ہے اور کامیابی کے سوا اور کچھ نہیں کیونکہ خدا فرماتا ہے

فایدنا الذین اٰمنوا علیٰ عدوھم

ان مظلوم، بے کار بندوں پر ہم نے رحمت کی نظر کی جن کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور میرے حضور حاضر ہوئے کہ اے اللہ ہم حاضر ہیں تیری مدد کے لئے۔ فایدنا الذین آمنو۔ ہم نے انکی مدد کی۔ ہم تو انکی مدد کے محتاج نہیں تھے۔ کیسی تشریح خود فرما دی کہ جب خدا کے نام پر مدد مانگی جاتی ہے تو اسی طرح جس طرح بچے کو پیار کے ساتھ اسکی آزمائش کے لئے کسی طرف بلایا جاتا ہے۔ فرمایا ہم نے انکی مدد کی اور

انکے غالب دشمنوں پر انکو غالب کردیا

پس آج جماعت کی تاریخ میں ایسا ہی وقت ہے لیکن اس مدد کو کیسے استعمال کیا جائے گا اور کس طریق پر جماعت احمدیہ کی ساری قوت کو اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا۔ یہ فیصلہ کوئی آسان فیصلہ نہیں ہے بہت ہی اہم اور بنیادی فیصلہ ہے اور میں دن رات اس پر غور بھی کررہا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی بھی طلب کررہا ہوں

پہلی مدد میں آپ سے یہ مانگتا ہوں کہ

بکثرت دعائیں کریں

اور اس معاملہ میں میری مدد کریں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی واضح راہنمائی کے ذریعہ ایک ایسا کشادہ اور صاف اور کھلا ہوا رستہ دکھائے جو لازماً کامیابی کی طرف لے جانے والا ہو۔ نہ میں اپنی قربانی سے ڈرتا ہوں نہ میں جماعت کی قربانی سے ڈرتا ہوں۔ اللہ نے مجھے وہ عزم اور حوصلہ عطا فرمایا ہے کہ جب وقت آئیگا اور جس قسم کا وقت آئیگا میں کسی قسم کی قربانی سے گریز نہیں کرونگا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے حکمت بھی عطا کی ہے اور لازماً جہاد میں حکمت کی اول ضرورت پیش آیا کرتی ہے اسلئے جماعت احمدیہ کی زندگی، جماعت احمدیہ کی جان و مال کا ایک ذرّہ، ایک اونس بھی ضائع کرنے کے لئے تیار نہیں اور اگر خدانے چاہا اور سب کچھ اسکی راہ میں جھونکنے کا وقت آیا اور یہی تقاضا ہوا حکمت کا اور ایمان کا اور خلوص کا تو پھر ایک ذرہ بھی بچانے کے لئے میں تیار نہیں ہوں پھر ہماری زندگی اُس جہاں کی زندگی ہے پھر اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا چاہتا ہے اور کیا ہوگا لیکن جو کچھ مینے پڑھا ہے اور جو کچھ میں قرآن کے مطالعہ سے اخذ کرسکا ہوں اور جو کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے مینے نتیجہ نکالا ہے میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ ناممکن ہے کہ آپ پر کوئی فتح یاب ہو سکے۔ آپکے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے دلوں پر فتحیاب ہوں اپنے کردار سے فتحیاب ہوں۔ اپنی نیتوں پر فتحیاب ہوں اپنے اعمال پر فتحیاب ہوں۔ یہ فتح آپنے کرنی ہے اللہ کی مدد سے اور پھر ساری دنیا کو آپ کا مفتوح ہمارے خدانے بنانا ہے۔ یہ وہ تقدیر ہے جو اٹل ہے جو لکھی جا چکی ہے۔ زمین و آسمان کی حرکتیں بدل سکتی ہیں۔ کائنات ریزہ ریزہ ہو سکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر نہیں بدل سکتی۔ نہیں بدل سکتی اس ایمان کے ساتھ مرنا ہے یہی سب سے بڑا قیمتی ہمارا سرمایہ ہے

جہاں تک فوری فیصلوں کا تعلق ہے میں چند باتیں جماعت کے سامنے کھول کر بیان کرنی چاہتا ہوں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے من انصاری کا اعلان فرمایا تھا اس سے بعض لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ کسی حالت میں بھی کسی قیمت میں ہمیں اپنے دفاع کا حق استعمال نہیں کرنا۔ یہ بالکل غلط نتیجہ ہے۔ قرآن کے اس مضمون کے واضح منافی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال جیسا کہ مینے بیان کیا تھا حوصلہ بڑھانے کی خاطر دی گئی ہے اب یہ حکم مسیح ناصری کا حکم نہیں رہا اب یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے اور آپ کو یہ فرمایا گیا

یاایھا الذین اٰمنو کونوا انصار اللہ

آپ کی زبان سے یہ فرمایا گیا ہے اسلئے اب یہ مضمون بدل چکا ہے اب اس پر سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ

پڑھ چکا ہے اور ہمارے لئے سوائے قرآن کے اور کوئی مشعل راہ نہیں ہے۔ قرآن کریم وقت کی حکومت کی اطاعت کا حکم دیتا ہے اور واضح حکم دیتا ہے اور اسی حکم کی تعمیل میں ہم غدّار کہلائے، دنیا جہان کے ایجنٹ بنائے گئے لیکن ہم سرِ مُو بھی اپنی راہ سے نہیں ہٹے اور قرآن کریم کی اطاعت کے سامنے ہم نے سرِ تسلیم خم کئے رکھا۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔

اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرّسول واولی الامر منکم

دیکھو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو بھی حاکم وقت ہے اسکی اطاعت کرو چنانچہ ہمنے اس حکم سے کبھی بھی جماعت کی تاریخ میں ایک بھی ایسا واقع نہیں کہ اس حکم سے سرِ مُو فرق کیا ہو۔ لیکن یہ آیت یہاں ختم نہیں ہو جاتی۔ آگے چلتی ہے اور یہ مضمون آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی امت کی عزمت کو بیان کرنے کی خاطر ایک اور منزل میں داخل ہو جاتا ہے فرمایا

فاذا تنازعتم فی شیٔ

اگر مذہبی معاملے میں اختلاف ہو جائے تو

رُدُّوْہُ الی اللّٰہ ورَسُولِہٖ

پھر تم نے اولوالامر کی طرف دیکھنا بھی نہیں پھر صرف اللہ اور اسکے رسول کے تابع رہ کر فیصلے کرنے ہیں۔ کس طرح اولوالامر کو نکال کر اس مضمون سے باہر کر دیا۔ دنیاوی معاملات میں جہاں تک اولوالامر اپنے دائرہ اختیار میں رہتا ہے اور ان سے تجاوز نہیں کرتا اور خدا اور محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے احکامات میں دخل اندازی نہیں کرتا۔ لازماً ہم اس کی اطاعت کریں گے اور جہاں وہ دخل اندازی کرے گا اور قرآن اور رسول سے ہمیں الگ کرنے کی کوشش کرے گا لازماً ہم اس کی اطاعت نہیں کریں گے خواہ اس کے لئے جانیں دینی پڑیں کوئی پرواہ نہیں جتنے سر کٹتے ہیں کٹیں گے لیکن قرآن اور محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے جماعت کو کوئی دنیا کی طاقت جدا نہیں کر سکتی۔

اور میں یہ بھی آپکو بتا دیتا ہوں

کہ اگر کسی کو یہ وہم ہو کہ جماعت احمدیہ کو مٹا سکتا ہے تو یہ وہم اسکو دل سے نکال دینا چاہیئے۔ بڑے بڑے دعویدار آئے ہیں۔ انکے نشان خدا نے مٹا دئے ہیں۔ پارہ پارہ کر دیا ہے انکی طاقتوں کو۔ تو ہم نے جب سب کچھ خدا کے حضور پیش کیا تو ہماری تو طاقت ہی کوئی نہیں۔ مَیں تو یہ توجہ دلا رہا ہوں کہ ہمیں ان سے بھی کم سمجھ لو جو مسیح کے حضور سب کچھ پیش کرنے والے چند انصاری تھے ہم تو اتنے عاجز بندے ہیں کہ ہمیں اس کا کوئی شوق نہیں کہ ہمیں طاقتوں کو بڑی بڑی طاقتوں کے پیمانے پر ناپا جائے۔ ہم تو خود عاجز ہیں اور اقراری ہیں اپنی کمزوریوں کے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ اے اللہ ہم میں وہ طاقت بھی نہیں ہے جو مسیح کے حواریوں کو تھی مگر جب انہوں نے سب کچھ پیش کر دیا اور تو نے انہیں غالب کر کے دکھایا تو آج بھی ہم سے ایسا ہی فضل فرما بلکہ اس سے بڑھکر فضل فرما کہ یہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے غلام ہیں اس لئے صبر کا یہ معنیٰ لینا کہ قرآن کی حدود سے باہر نکل کر عیسائی تصور میں صبر جائیگا بالکل غلط ہے۔

یہ میں خوب کھول کر واضح کر دینا چاہتا ہوں

صبر کا مفہوم الٰہی پیمانوں سے طے ہوگا جو قرآن بیان فرما رہا ہے اور جو سنت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم بیان فرما رہی ہے انکے دائرے کے اندر طے ہوگا اور جہاں خدا صبر کی تعریف میں یہ بات داخل کر دے گا کہ تم نے دفاع کرنا ہے اور اسکے نتیجہ میں جو کچھ ہوتا ہے اسپر صبر کرو تو صبر کا یہ مفہوم ہوگا کہ تم نے دفاع کرنا ہے اور اس کے نتیجہ میں جو کچھ گزرتی ہے تمہیں برداشت کرنا پڑے گا مثلاً ابھی کل ہی یہ حیرت انگیز ظالمانہ بات مجھے معلوم ہوئی کہ ربوہ میں حکومت کے باشندوں نے یہ حکم دیا جماعت کو کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ جہاں جہاں تم نے اپنی مسجدوں پر اور دیواروں پر لکھا ہے اسے مٹا دو۔ الحمدللہ کہ خدا نے انکو صحیح فیصلہ کی توفیق بخشی۔ انہوں نے کہا ناممکن ہے جماعت احمدیہ اپنے ہاتھ سے کلمہ کو نہیں مٹائے گی تم نے جو کچھ کرنا ہے بیشک کرو۔ چنانچہ جب مجھے یہ اطلاع ملی تو میںنے انکو فوراً فون کروایا کہ آپنے بالکل ٹھیک فیصلہ کیا ہے کوئی احمدی کلمہ توحید کو نہیں مٹائے گا اسکے ہاتھ کاٹے جائیں گے اسکا سر قلم ہو سکتا ہے لیکن اپنے ہاتھوں سے وہ کلمہ توحید کو مٹا دے۔ یہ تو ناممکن ہے ہمارے اختیار کی بات نہیں۔ اسی طرح مذہب کی عبادات میں وہاں پہنچ کر آپ یہ خوف دل سے دور کر دیں کہ گویا نعوذ باللہ آپ باغی شمار ہونگے۔ باغی آپ تب شمار ہونگے جب خدا اور اسکے رسول کے مقابل پر کسی دنیادار کی بات مانیں گے۔ جب دنیادار کے احکام کے مقابل پر خدا اور رسول کی بات مانیں

گے جب ٹکرا رہی ہوگی بات پھر آپ باغی نہیں شمار ہونگے پھر وہ باغی شمار ہونگے خدا کے جنہوں نے کوشش کی کہ اپنے حکم کو خدا اور اسکے رسول پر فوقیت دیں اسلئے یہ بھی میں خوب اچھی طرح کھول دیتا ہوں تاکہ دنیا میں جہاں بھی کہیں احمدی ہیں وہ اس کو خوب سمجھ لیں صرف ایک ملک کا سوال نہیں ہمارے مقدر میں تو بڑی قربانیاں ہیں ملک ملک ہے اپنے خون سے رنگین کرنے ہیں ملک ملک ہماری قربانیوں نے روحانی انقلاب برپا کرنے ہیں اسلئے میرا مخاطب تمام جہان کا انسان ہے اور من انصاری کی آواز بھی تمام جہان کے احمدیوں کے لئے ہے اسلئے جب آپ اس آواز پر لبیک کہتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ساری جماعت لبیک کہتی ہے تو اس کے لئے یہ ضروری نہیں ہوگا کہ ہر احمدی مجھے اب لکھ کر بھیجے اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک کروڑ خط میں کیسے سنبھال سکتا ہوں اور ایک کروڑ خطوں کا مطالعہ کرنا انکو فائلیں کرنا اتنا بڑا کام ہے کہ آجکل کے زمانہ میں تو مجھے ملاقاتوں کی بھی فرصت نہیں اسلئے ہر احمدی کے لئے اختیار ہے کہ اگر وہ کسی پہلو سے بھی قربانی کے کسی میدان میں تردد محسوس کرتا ہے تو وہ مجھے لکھ کر بھیج دے میں اسے جماعت سے خارج نہیں کرونگا ۔ میں اسے کمزور احمدی کے طور پر جماعت میں رہنے دونگا لیکن یہ کھلی چھٹی ہے سب کے لئے ۔ صرف الٰہی کی فہرست بنے گی جو دل کی کمزوری یا حالات کی مجبوری کی وجہ سے دیانتداری سے سمجھتے ہیں کہ ہم ہر قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کر سکتے اور جو ایسا نہیں کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ کے انصار میں شمار کئے جائیں گے ۔ اور دعائیں کریں میں بھی دعا کرتا ہوں راتوں کو بھی دعائیں کریں اور دنوں کو بھی دعائیں کریں گریہ وزاری سے اپنی سجدہ گاہوں کو تر رکھیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے قدموں کو پکڑے رہیں اور یقین رکھیں کہ آپ سے بہت کم قربانیاں لے کے اللہ تعالیٰ آپکو فتح مند کرے گا کیونکہ آپکے اوپر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ ہے جو ہر دوسرے نبی کے سائے سے بڑا اور افضل اور زیادہ ٹھنڈا اور زیادہ رحمت ہے اسلئے ہرگز ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے دلوں میں کوئی شک کوئی غیر یقینی حالت پیدا نہیں ہونے دیں اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہو ہمیں صحیح فیصلوں کی توفیق بخشے اور بہت جلد اپنے وعدوں کو پورا ہوتے دکھائے اور ہماری آنکھوں اور ہمارے دلوں کو ٹھنڈا کرے ۔ آمین

پاکستان کے احمدیوں کی حالت ناقابل برداشت ہے اس قدر دکھ کی حالت ہے کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے بڑے بڑے دکھ انہوں نے دیکھے ۔ بڑی بڑی قربانیاں دیں ۔ باپوں کے سامنے بیٹے ذبح ہوئے اور اس میں کوئی فرضی بات نہیں حقیقت ہے ۔ بیٹوں کے سامنے باپوں کو ذبح کیا گیا ۔ گھر لُٹ گئے ۔ ساری عمر کی جائدادیں لٹ گئیں لیکن ان کے چہروں کی مسکراہٹ یہ دکھ نہ چھین سکے ۔ لیکن خدا کی قسم

آج انکے چہروں کی مسکراہٹ چھن گئی

کیونکہ انکو خدا کا نام بلند کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ۔ آج وہ اس طرح تڑپ رہے ہیں جس طرح بکرے ذبح کئے جاتے ہیں جس طرح قربانیاں ذبح کی جاتی ہیں ۔ اتنا دکھ ۔ اتنا گہرا دکھ کہ وہ انتظار میں ہیں کہ کب انکو زندگیاں پیش کرنے کا حکم دوں اور وہ اس ابتلا سے نکل جائیں ۔ اس حالت میں آپکی دعاؤں کے شدید محتاج ہیں کچھ ان کے لئے تڑپیں کچھ انکے لئے اپنے دلوں میں بے قراری محسوس کریں اور خدا کی قسم اصل میدان جس میں

ہم نے جیتنا ہے دعاؤں کا ہی میدان ہے

دعاؤں کے مقابل پر دنیا کی طاقت نہیں جیتا کرتی ۔ خدا کے فضل حیرت انگیز معجزے دکھایا کرتے ہیں ۔ خدا خود ظاہر ہو جایا کرتا ہے ۔ آسمان سے خود اترا کرتا ہے ان بندوں کے لئے اس لئے آخری اور سب سے اہم یہ پیغام ہے کہ اپنے بھائیوں کے لئے بالخصوص جو پاکستان میں بے انتہا مظلومیت کی حالت میں دن گزار رہے ہیں کثرت سے دعائیں کریں کثرت سے دعائیں کریں انکے لئے تڑپیں تاکہ اللہ کی رحمت کو جلد اپنی آنکھوں کے سامنے نازل ہوتا دیکھیں

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ابھی نماز کے بعد ایک شہید احمدیت کا جنازہ بھی پڑھایا جائے گا جو ہمارے سکھر کے امیر تھے 75 سال کی انکی عمر تھی اور موتئے کی وجہ سے وہ ایک دو گز سے زیادہ دیکھ بھی نہیں سکتے تھے جس رات ان ظالموں نے آکر مسجد کا لفظ مٹایا ہے اس رات بہت دیر تک وہ اکیلے بیٹھے رہے جب سب نمازی چلے گئے وہیں خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے رہے اور جب واپس گئے تو بھرے بازار میں چار پانچ آدمیوں نے چاقو مار مار کے

جن میں سے ہر ایک نے حصہ لیا انکو وہیں موقع پر شہید کر دیا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے کیا دعا کی تھی شاید یہی دعا قبول ہوئی ہو مگر بہر حال وہ نعرے لگاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کی تکبیر بلند کرتے رہے کہ خدا نے ہمیں اس ظلم کی توفیق بخشی انکا جنازہ ہو گا۔ سب سے اول اور سب سے اہم

اسکے بعد چوہدری علی قاسم الفر صاحب ہمارے نائب امیر بنگلہ دیش کے۔ وہ بڑے مخلص اور فدائی اور سلسلہ کے کارکن تھے اچانک heart attack ہوا ہے اور وفات پا گئے ہیں۔ ایک ہمارے نوجوان انگلستان کی جماعت کے وہ بھی اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے ہیں ابرار احمد قریشی ان تینوں کا جنازہ ہو گا نماز جمعہ کے معاً بعد

ارشادات حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایمان کی شرط آزمایا جانا ہے: ابتلا ضروری ہے

اگر ایمان لانے کے بعد آسائش کی زندگی آجاوے تو سوچنا چاہئیے کہ ایمان صحیح ہے یا نہیں

" خدا تعالیٰ کے مامور پر ایمان لانے کیساتھ ابتلا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ کیا لوگوں نے سمجھا کہ چھوڑے جائیں گے یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لائے اور آزمائے نہ جائیں گے۔ گویا ایمان کی شرط ہے آزمایا جانا...... اگر ایمان لانے کے بعد آسائش کی زندگی آجاوے تو اندیشہ کرنا چاہیئے کہ میرا ایمان صحیح نہیں کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے کہ مومن پر ابتلا نہ آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا۔ وہ جب اپنی رسالت پر ایمان لائے تو اسی وقت سے مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ عزیزوں سے جدا ہوئے، میل ملاپ بند کیا گیا، ملک سے نکالے گئے، دشمنوں نے زہر تک دیدیا، تلواروں کے سامنے زخم کھائے اخیر عمر تک یہی حال رہا۔ پس جب ہمارے مقتداء و پیشوا کے ساتھ ایسا ہوا تو پھر اس پر ایمان لانے والے کون ہیں جو بچے رہیں۔ ایسے ابتلا جب آویں تو مردانہ طریق سے ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔

ابتلاء اسی واسطے آتے ہیں کہ صادق جدا ہو جائے اور کاذب جدا۔ خدا رحیم ہے مگر وہ غنی اور بے نیاز بھی ہے جب انسان اپنے ایمان کو استقامت کے ساتھ مدد نہ دے تو خدا تعالیٰ کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی صرف اتنی سی بات سے دہریہ ہو جاتے ہیں کہ ان کا لڑکا مر گیا یا بیوی مر گئی یا رزق کی تنگی ہو گئی حالانکہ یہ ایک ابتلاء تھا جس میں پورا نکلتے تو انہیں اس سے بڑھ کر دیا جاتا اور رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا مومن کا کام متقی کا شیوہ نہیں "

یہ جو

پراگندہ روزی، پراگندہ دل

کہتے ہیں اس کے یہ معنے ہیں کہ جو پراگندہ دل ہو وہ پراگندہ روزی رہتا ہے۔ اور اوّل تو صادقوں کے سوانح دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے خود اپنے تیئں پراگندہ روزی بنالیا۔ کیونکہ حضرت ابو بکرؓ تاجر تھے، بڑے معزز، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر سب کو دشمن بنا لیا۔ کاروبار میں بھی فرق آ گیا۔ یہاں تک کہ اپنے شہر سے بھی نکلے۔ یہ بات خوب یاد رکھو کہ سچا تقویٰ ایسی چیز ہے۔ جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور کل پراگندگیوں سے نجات ملتی ہے۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ پر تہمتیں دیتے ہیں۔ تمام انبیاء اور راستبازوں کی گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ رحیم کریم کوئی نہیں۔ انسان جو حد سے زیادہ تنگ ہو جاتا ہے۔ تو اس کی اپنی ہی غلطی کا نتیجہ ہے۔ توکل میں کمی ہوتی ہے صدق قدم نہیں ہوتا۔ صحیح طور پر مومن معلوم کرنا مشکل ہے۔ انسان کہہ سکتا ہے میں صالح ہوں، زاہد ہوں مگر خدا کے نزدیک وہ بدکار ہوتا ہے۔ ایسے ہی بعض ایسے بندے بھی ہیں جو لوگوں میں بُرے سمجھے جاتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی صالح ہیں۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۲۴-۱۲۵)

مخالفین کی ایذاؤں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دُعائیں

۱۔ "لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ"
(حصن حصین صفحہ ۳۱۸)
تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک اور بے عیب ذات ہے۔ یقیناً میں ظالموں میں سے ہوں۔

۲۔ "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔"
(مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۵)
اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلہ میں سینہ سپر کرتے ہیں کہ تو انہیں روک دے اور ہم ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

۳۔ "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ عِبَادِکَ۔"
(حصن حصین مترجم صفحہ ۳۱۶)
اے اللہ! میں تیرے بندوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۴۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ"
(مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۹)
اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کی برکت سے کوئی چیز نہ زمین میں اور نہ آسمان میں ضرر دے سکتی ہے۔ اور وہ (دعائیں) سننے والا اور (مظلومیت کو) جاننے والا ہے۔

۵۔ "اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔"
(مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۶)
اے اللہ تو ہماری پردہ پوشی فرما۔ اور خوفزدہ ہونے سے ہمیں محفوظ رکھ۔

۶۔ "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔"
(مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۶)
اے زندہ اور سب کو قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کی فریاد کرتا ہوں۔

۷۔ "اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اَللّٰھُمَّ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ"
(مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۳)
اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے۔ جلد حساب لینے والے۔ اے اللہ! کفار کی جماعتوں کو ہزیمت دے۔ اے اللہ! ان کو شکست دے۔ اور انہیں درہم برہم کر۔

۹۔ اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ"
(مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۷)
میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اس کے غضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور سرکش لوگوں کی شرارتوں سے پناہ مانگتا ہوں اور اس سے بھی کہ وہ میرے سامنے آئیں۔

۱۰۔ "اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔"
(مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۳)
میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اس کی پیدا کردہ ہر چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

۱۱۔ "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ"
(حصن حصین صفحہ ۲۸۵)
اے اللہ! میں کمزور و ناتواں ہوں تو مجھے قوت دے اور میں (لوگوں کی نظروں میں) ذلیل ہوں تو مجھے عزت دے میں تیرا محتاج ہوں تو مجھے رزق دے۔

۱۲۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ"
(بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۲)
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو نہایت بزرگ اور بُردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرشِ عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور جو عرشِ کریم کا ربّ ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ بیرونی ملکوں کے دورہ پر روانہ ہو گئے

احباب جماعت دورہ کی کامیابی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ و دیگر اہلِ قافلہ بیرونی ملکوں کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں اور آجکل لنڈن میں قیام فرما ہیں۔
احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے سفر و حضر میں حضور ایدہ اللہ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

لندن مشن کا پتہ:
16, GRESSEN HALL ROAD
LONDON SW-18 5QL
TEL: 01-874 6298.

کلام الامام امام الکلام

نصرتِ الٰہی

(۱)

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

(براہین احمدیہ حصہ دوم ص۱۱۴ مطبوعہ ۱۸۸۰ء)

(۲)

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولےٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وہی اُس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں راہ اُس کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو
یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اُس سے قربت کو
اُسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

(ضمیمہ تریاق القلوب ۵ صفحہ اول مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

مناجات

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار
اے فدا ہو تیری راہ میں میرا جسم و جان و دل
مَیں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

روزنامہ امن کراچی
۳۰ اپریل ۱۹۸۴

تمہاری بات نہیں بات ہے زمانے کی — **جمعہ خان کے قلم سے**

ایک غیر مسلم اقلیت کے لئے صدارتی آرڈیننس کا نفاذ

قرآن مجید سے صرف مسلمان نہیں تمام انسان فیض حاصل کر سکتے ہیں اور اسلام نے حقوق العباد پر زیادہ زور دیا ہے

اگر مذہب کی بنیاد پر نفرتوں کے بیج بوئے گئے تو اُن کے پھل شیریں نہیں ہو سکتے

جب سابقہ حکومت نیا آئین بنانے میں مصروف تھی تو قومی اسمبلی میں جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور احمد، جمعیت علمائے اسلام کے مولانا مفتی محمود مرحوم اور جمعیت علمائے پاکستان کے مولانا شاہ احمد نورانی سمیت کئی دوسرے علماء اور ماہرین اسلامی علوم بھی موجود تھے۔ جب تمام منتخب نمائندوں کی منظوری سے یہ متفقہ آئین تیار ہو گیا اور سب نے اس پر دستخط کر کے اس سے وفادار رہنے کا حلف بھی اُٹھا لیا تو ان منتخب نمائندوں کی جماعتوں نے بھی الگ الگ اپنے اجلاس میں اس دستور پر غور کر کے اس کی توثیق کی ۱۹۷۳ء کے اس متفقہ دستور کو ایک وفاقی، جمہوری اور اسلامی آئین قرار دے کر ملک بھر میں جشن آئین بھی منایا گیا۔

کچھ حقائق کافی تلخ ہوتے ہیں لیکن کسی کو وہ کتنے ہی کڑوے لگیں اُن کی تلخی میں کمی نہیں آتی نہ ہی اُن کو تبدیل کرنا ممکن ہوتا ہے۔ ایسی ہی ایک تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ ۱۹۷۳ء کا آئین تیار کرتے وقت کسی طرف سے بھی یہ آواز بلند نہیں کی گئی کہ اس آئین کے تحت احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ حالانکہ اس وقت بھی وہ تمام مذہبی جماعتیں موجود تھیں اور علمائے کرام بھی حیات تھے جنہوں نے اس آئین کے نفاذ کے مہینوں بعد احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا سوال اُٹھایا پیپلز پارٹی کو اس وقت قومی اسمبلی میں بھاری اکثریت حاصل تھی اور وہ چاہتی تو اپنے طور پر اس مطالبے کی تکمیل کے لئے آئین میں ترمیم کر سکتی تھی۔ اس آئین میں ترمیم کے لئے صرف ایک آئینی طریقہ جائز قرار دیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ قومی اسمبلی کی کم از کم دو تہائی اکثریت ترمیم کو منظور کرے کسی دوسرے طریقہ سے اس آئین میں زیر زبر اور نکتہ بھی تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ سابقہ حکومت اس آئین کو ایک متفقہ دستور کی حیثیت سے برقرار رکھنا چاہتی تھی چنانچہ اس نے اپنی اکثریت کی بنیاد پر کوئی ترمیم کرنا مناسب خیال نہیں کیا اور احمدیوں کا مسئلہ پورے ایوان کے سامنے رکھ کر اپنی جماعت کے ارکان کو بھی اس مسئلہ پر بالکل آزاد کر دیا تاکہ وہ اپنے ذاتی افکار و عقائد کی روشنی میں کوئی بہتر فیصلہ کر سکیں۔ قومی اسمبلی نے اس مسئلہ پر کئی روز تک غور کیا اور کافی بحث کے بعد بھاری اکثریت نے یہ فیصلہ کیا کہ احمدیوں، قادیانیوں اور لاہوری گروپ کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے اس فیصلہ کے مطابق ۱۹۷۳ء کے آئین میں ترمیم کر دی گئی اور مذکورہ بالا افراد غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔

آئین میں مذکورہ ترمیم کے بعد ختم نبوتؐ کے نام سے کام کرنے والی تنظیمیں خود بخود غیر مؤثر ہو گئیں اور اُن کی سرگرمیاں بھی بند ہو گئی تھیں آئینی ترمیم کے کم و بیش تین سال بعد سابقہ حکومت کا زوال ہو گیا۔ اور مارشل لا نافذ کر دیا گیا۔ سابقہ حکومت کے آخری تین سالوں اور موجودہ حکومت کے پہلے چھ سالوں کے دوران ختم نبوتؐ کا مسئلہ دوبارہ نہیں اُٹھا۔ لیکن چند ماہ قبل اس مسئلہ نے دوبارہ شدت اختیار کی۔ از سر نو مجالس ختم نبوتؐ قائم کی گئیں اور ان کے زیر اہتمام مذہبی اجتماع شروع ہوئے جن میں مختلف قراردادوں کے ذریعہ فوجی حکومت تک کئی مطالبات پہنچائے گئے۔ اس سے قبل یہ واقعہ ہو چکا تھا کہ جنرل ضیا نے جب مارشل لا کے تحت عبوری آئین کا حکم نافذ کیا تو اس میں ۱۹۷۳ء کے دستور کی وہ دفعہ شامل ہونے سے رہ گئی تھی جو احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے متعلق تھی جس کا علمائے کرام نے نوٹس لیا اور علما کا ایک وفد بھی جنرل ضیا سے ملا۔ اس ملاقات کے بعد عبوری آئین میں بھی احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی دفعہ شامل کر لی گئی۔ گذشتہ دو ماہ میں ختم نبوتؐ کے مسئلہ پر جو اجتماع ہوئے اور ان میں جو مطالبات اُٹھائے گئے موجودہ حکومت نے ان پر غور کرنے کے بعد ایک آرڈیننس نافذ کیا جس کے تحت یہ پابندی لگا دی گئی کہ احمدی جماعت کے افراد جو آئین کے تحت غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جا چکے ہیں اذان نہیں دیں گے اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہیں گے خود کو مسلمان ظاہر نہیں کریں گے نہ ہی غیر احمدیوں کو احمدی بننے کی دعوت دیں گے۔ اس صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی پر فوری طور سے گرفتاری عمل میں آ سکتی ہے۔ پولیس کو ملزم کی ضمانت قبول نہ کرنے کا پابند کیا گیا ہے اور ملزم پر اگر جرم ثابت ہو جائے تو اس کو تین سال تک قید اور جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔

ختم نبوتؐ کی تحریک چلانے والوں نے اس آرڈیننس پر اطمینان کا اظہار کیا ہے اور راولپنڈی کے مرکزی اجتماع نے سب سے پہلے اس فیصلہ کا اعلان کیا ہے کہ یکم مئی سے احمدیوں کی عبادت گاہیں تباہ کرنے کا جو پروگرام بنایا گیا تھا اس کو فوری طور پر ملتوی کیا جاتا ہے۔ اسی اجتماع میں یہ قرارداد بھی منظور کی گئی ہے کہ احمدیوں کا سماجی و اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے اور ان کو ملازمتوں سے نکال دیا جائے۔

احمدیوں کے مسئلہ پر جنرل ضیا نے حال ہی میں کئی بار اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ ان کا یہ بیان ریکارڈ پر موجود ہے کہ احمدی غیر مسلم اقلیت ہیں اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک اسلامی مملکت میں تمام اقلیتوں کا مراعات یافتہ طبقہ میں شمار ہوتا ہے۔ چنانچہ اقلیتوں کو تمام حقوق حاصل رہیں گے اور یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اُن کی جان و مال کا تحفظ کرے۔

ہماری مذہبی کتابیں یہ بتاتی ہیں کہ حبیب خُدا پیغمبر آخر الزمان صلعم نے ایک مرتبہ کسی یہودی سے کچھ قرضہ لیا تھا وہ جب قرضہ لینے کے لئے آیا تو اس نے غصہ اور بدکلامی کا مظاہرہ کیا۔ جس پر صحابہ کرامؓ مشتعل ہو گئے مگر پیغمبر اسلامؐ نے ان کو صبر و ضبط کی تلقین کی اور فرمایا کہ یہ شخص جس تلخی کا اظہار کر رہا ہے وہ اس کا حق ہے۔ آپؐ نے ایک مرتبہ عیسائیوں کے ایک وفد کو مدینہ منورہ میں ٹھہرایا اور ان کو مسلمانوں کی مقدس مسجد میں اپنے طریقہ کے مطابق عبادت کی اجازت بھی دی۔ غیر مسلموں اور اقلیتوں کے ساتھ نبی آخر الزمان صلعم نے جو سلوک کیا وہ تمام مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے اور کسی بھی سچے مسلمان کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ سنت نبویؐ پر عمل کرنے سے صاف انکار کر دے۔ یا ایسا عمل کرے جسے اللہ اور اس کے رسولؐ نے ناپسند فرمایا۔

اسلام کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک حصہ حقوق اللہ پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ حقوق العباد پر مشتمل ہے۔ جہاں تک حقوق اللہ کا تعلق ہے بہت سے جید علمائے کرام کی متفقہ رائے یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ کے حقوق ادا نہ کرے تو اللہ رحمان رحیم اور کریم ہے اس لئے درگذر سے کام لے سکتا ہے لیکن حقوق العباد کے معاملہ میں وہ فرماتا ہے کہ اگر تم کسی کی دل آزاری کرو گے کسی پر ظلم کرو گے۔ کسی کا حق چھینو گے اور کسی کو پریشان کرو گے تو وہی معاف کرے تو کرے میں معافی نہیں دوں گا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ حقوق العباد ادا نہ کرنے والوں کو معافی دینے کی قدرت نہیں رکھتا یقیناً وہ قدرت والا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے مگر اس کا حکم یہی ہے کہ بندگانِ خُدا کو دکھ نہ دو ورنہ جسے تکلیف دو گے پہلے اسی سے معافی مانگنی ہو گی۔

حقوق العباد کا آسان اردو ترجمہ ہے بندوں کے حقوق یعنی قرآن کریم نے ہمیں ایک طرف تو یہ بتایا ہے کہ اللہ کے حقوق کیا ہیں؟ اور دوسری طرف یہ بتایا ہے کہ بندوں کے حقوق کیا ہیں؟ یہاں جس نکتہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ حقوق العباد کی جگہ حقوق المسلمین یا حقوق المومنین کے الفاظ کیوں استعمال نہیں کئے گئے اس نکتہ سے یہ بات آئینہ کی طرح صاف ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور مومنوں کو صرف مسلمانوں اور مومنوں کے حقوق ادا کرنے کا پابند نہیں کیا بلکہ تمام بندوں کے حقوق ادا کرنے کا پابند کیا ہے جن میں ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، پارسی اور بودھ وغیرہ سب شامل ہیں۔ حقوق العباد کے معاملہ میں مسلم اور غیر مسلم کے فرق کو اس لئے باقی نہیں رکھا گیا کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق تمام بندگانِ خُدا بابا آدمؑ اور اماں حوّا کی اولاد ہیں۔ اس لحاظ سے دُنیا میں رہنے والے تمام لوگ چاہے وہ کسی بھی ملک یا براعظم میں رہتے ہوں اور کوئی بھی مذہب مانتے ہوں ہمارے بھائی ہیں۔ اللہ کا حکم ہے کہ ہم اُن سے بھائیوں جیسا سلوک کریں اور کسی بھی انسان کو رنگ نسل، زبان، مذہب یا عقیدہ کی بنیاد پر تکلیف نہ پہنچائیں اس نکتہ سے اسلام کی آفاقیت اور عالمگیر حیثیت اُبھر کر سامنے آتی ہے۔

قرآنِ مجید میں جو اللہ کا کلام ہے اور پیغمبر اسلام صلعم کے ذریعہ دُنیا والوں تک پہنچا بہت سی جگہ صرف مسلمانوں اور مومنوں سے خطاب کیا گیا ہے۔ لیکن بہت سے مقامات پر تمام بندگانِ خُدا یعنی تمام انسانوں سے خطاب کیا گیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ صرف مسلمانوں کا نہیں ہے تمام انسانوں اور تمام مخلوق کا ہے۔ اسی طرح قرآنِ مجید کے احکام صرف مسلمانوں کو فیض پہنچانے کے لئے نہیں بلکہ ان احکام سے تمام انسان فیض حاصل کر سکتے ہیں چاہے وہ مسلمان ہوں یا نہ ہوں۔

کوئی مذہب کسی شخص کو بدی کی طرف نہیں لے جاتا۔ نیکی اور سچائی کی تلقین کرتا ہے۔ نیکی اور سچائی کا راستہ خُدا کی طرف لے جاتا ہے۔ چنانچہ کسی بھی مذہب کو ماننے والے اچھے لوگ قابلِ نفرت نہیں ہو سکتے۔

کوئی دیوبندی ہو یا بریلوی، سُنی ہو شیعہ، داؤدی بوہرہ ہو یا اسماعیلی، مسلمان ہو یا ہندو، عیسائی ہو یا سکھ کسی بھی مذہب، فرقے یا عقیدے کے پیروکار اگر خود نیک سیرت ہیں اور دوسروں کے حقوق کا بھی احترام کرتے ہیں تو کوئی ایسی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ان کے ساتھ متعصبانہ سلوک کیا جائے۔

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ اور شہید ملت لیاقت علی خان سے یہ بات ڈھکی چھپی نہیں تھی کہ جناب ظفر اللہ خان احمدی ہیں مگر انہوں نے اُن کو وزیر خارجہ بنایا۔ ایک پاکستانی کی حیثیت سے وہ عالمی عدالت کے جج بھی بنے پھر ہمارے ملک ایک عیسائی جج جناب کارنیلس، سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدہ تک پہنچے اور جنرل یحییٰ اُن سے جو نیا آئین بنوا رہے تھے۔ اس کے بارے میں جماعت اسلامی والوں کے یہ بیانات ریکارڈ پر موجود ہیں کہ یہ آئین اسلامی

مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب امیر ضلع سکھر احمدیت پر قربان ہو گئے:

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

ربوہ ۳ ہجرت/مئی۔ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سکھر جیکب آباد اور شکارپور محترم قریشی عبدالرحمان صاحب کو چند حملہ آوروں نے مورخہ یکم مئی رات ۱۲ بجے کے قریب خنجروں کے کئی وار کر کے قتل کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم کی عمر ۷۳ سال تھی۔ وفات کے بعد ان کے جسم پر ۱۴ زخموں کے نشان پائے گئے۔ معتبر ذرائع کے مطابق مرحوم مغرب کی نماز پڑھ کر گھر واپس جا رہے تھے کہ کئی حملہ آوروں نے جن کی تعداد نصف درجن کے لگ بھگ بیان کی جاتی ہے۔ پیچھے سے مرحوم پر حملہ کیا۔ اس کے بعد بعض حملہ آوروں نے سامنے سے ان پر حملہ کیا۔ مرحوم شدید زخموں کی تاب نہ لا کر موقعہ پر ہی اپنے مولا کو پیارے ہو گئے۔

مرحوم کی نماز جنازہ اگلے دن ۲ مئی کو ۱/۲ ۱۲ بجے کے قریب مرحوم کے گھر پر ادا کی گئی۔ اس کے بعد جنازہ بذریعہ ویگن دن کے قریباً ایک بجے روانہ ہوا اور ۳ مئی کی صبح قریباً ۴ بجے ربوہ پہنچا۔ جنازہ کے ہمراہ مرحوم کے دو صاحبزادے مکرم رفیع احمد صاحب۔ مکرم حنیف احمد صاحب نیز مکرم محمود احمد صاحب اور مکرم طارق احمد صاحب اور مکرم شریف احمد صاحب سنوری ربوہ پہنچے۔ یہاں صبح کے ۹ بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے شرقی میدان میں اہل ربوہ نے غیر معمولی کثیر تعداد میں جنازہ اور تدفین میں شرکت کی۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ نے جنازہ پڑھایا۔ مرحوم موصی تھے تاہم قبرستان عام میں امانتاً تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ نے دعا کرائی۔

مرحوم قریباً ۱۳ سال سے امیر ضلع تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ۶ بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ساری اولاد شادی شدہ ہے۔ مرحوم کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کے نام یہ ہیں۔ مکرم ناصر احمد صاحب۔ مکرم مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ مکرم منور احمد صاحب۔ مکرم رفیع احمد صاحب۔ مکرم حنیف احمد صاحب۔ مکرم نعیم احمد صاحب۔ مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ فیروزدین صاحب ڈسکہ۔ مکرمہ فضیلت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صابر ظفر صاحب کراچی۔

(الفضل 4 مئی ۱۹۸۴)

WATAN 14 May

ایم آر ڈی کے لیڈروں نے حکومت سے سمجھوتہ کر لیا ہے

احمدیوں کے خلاف آرڈیننس درست اقدام نہیں: شیر محمد مری

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) قبائلی رہنما میر شیر محمد خان مری نے کہا ہے کہ حکومت نے ——— جو اقدامات کئے ہیں وہ درست نہیں۔ انہوں نے کہا ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق عقیدہ اختیار کرنے کا حق حاصل ہے کیونکہ مذہب فرد اور خدا کے درمیان تعلق رکھنے کا نام ہے اس میں کسی کو دخل دینے کا حق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کسی مسلمان یا کافر کے بارے میں سرٹیفکیٹ جاری کرنا مشکل کام ہے کسی انسان کے باطن کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ کو علم ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے بارے میں آرڈیننس سے دیگر فرقے لرز گئے ہیں کیونکہ حکومت نے ایک ایسا مسئلہ شروع کیا ہے جو مشکل سے ہی ختم ہوگا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پاکستان میں دو قومیں ہیں ایک تھیوکریسی اور دوسری قوم پرست۔ اس کے علاوہ کوئی فرق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملک بین الاقوامی طور پر جن مشکلات اور اندرونی طور پر جن مسائل میں مبتلا ہے۔ اس سے اس کے وجود کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ لیکن کسی کو اس کی فکر نہیں۔ یہ لوگ اقتدار کی بات کرتے ہیں لیکن ملک کی بات نہیں کرتے انہوں نے کہا کہ موجودہ نازک دور میں اگر کوئی قومی خود مختاری کا مسئلہ حل نہیں کرے گا تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے اور یہ مسئلہ قابل حل ہوگا۔

انہوں نے کہا سدی دنیا کی نظریں بلوچستان پر لگی ہوئی ہیں کیونکہ دنیا کے سب سے زیادہ سیاسی مد و جزر والے علاقے خلیج کے دہانے پر واقع ہیں افغان انقلاب اور ایران عراق جنگ نے بلوچستان کی اہمیت کو دوچند کر دیا ہے۔ اس لیے یہاں مختلف مفادات کی حامل قوتیں مصروف عمل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوشش کی جا رہی ہے کہ بلوچستان میں سیاسی حالات کو خراب کیا جائے بلوچستان نے ماضی کے مقابلے میں اس مرتبہ خاصے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا ہے لیکن اگر بلوچوں کو محاذ آرائی پر مجبور کر دیا گیا تو اس مرتبہ صورت حال مختلف ہوگی۔

گردواروں کی مرمت کرائی جاتی ہے لیکن قادیانیوں کو مسجد کا نام استعمال کرنے کی اجازت نہیں، نسیم ولی

لاہور ۹ مئی (نمائندہ جنگ) بیگم نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت محض اسلام کو بیچنا چاہتی ہے اور اسلام کے خلاف نفرت پیدا کر رہی ہے وہ گزشتہ روز لاہور پریس کلب میں صحافیوں سے گفتگو کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے نام پر تفرقہ پھیلایا جا رہا ہے حسن ابدال میں گوردواروں کی مرمت کرائی جاتی ہے اور احمدیوں کو مسجد کا نام استعمال کرنے کی اجازت نہیں جبکہ ۱۱ اگست کو قائداعظم نے کہا تھا کہ قیام پاکستان کے بعد یہاں کوئی ہندو، مسلمان، سکھ یا عیسائی نہیں سب پاکستانی ہیں اور سب کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔

JANG 11 MAY

روزنامہ امن کراچی ۳مئی ۱۹۸۴ء

ہوگا۔ تھوڑے عرصہ قبل پروفیسر عبدالسلام نے ایک پاکستانی کی حیثیت سے نوبل انعام حاصل کیا۔ بڑے بڑے ملکوں نے اُن کو یہ انعام حاصل کرنے پر اپنے ملک کے قومی اعزاز بھی دیئے کیا ہم اس بنا پر اُن سے نفرت کا اظہار کریں کہ پروفیسر موصوف کا تعلق احمدی جماعت سے ہے۔

اسلام تنگ نظری اور جنون کا سبق نہیں دیتا۔ اس نے اقلیتوں کے ساتھ رواداری کے مظاہرہ کا درس دیا ہے۔ اس لحاظ سے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ احمدیوں کے اقتصادی و سماجی بائیکاٹ کا جو مطالبہ کیا گیا ہے یا اُن کو ملازمتوں سے محروم کرنے کا جو مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ قرآن مجید کی کون سی آیت یا کونسی حدیث شریف کے عین مطابق قرار دیا جائے۔

اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ فرض کر لیا جائے کہ پاکستان میں موجود چند ہزار یا چند لاکھ احمدی اسلام کے لئے یا پاکستان کے لئے فتنہ ہیں تو بالکل سیدھی اور صاف بات یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق شریعت کورٹ میں جو پہلے سے ہمارے ملک میں موجود ہے ان کے خلاف الزامات ثابت کر کے اُن کو فتنہ انگیزی سے باز رہنے کا پابند کر دیا جائے۔ اسلام دشمن کارروائیوں پر قتل کر دیا جائے یا پھر اُن کو پاکستان سے نکل جانے کا حکم دیدیا جائے۔

آج یہ کہا جا رہا ہے کہ احمدیوں کا سماجی و اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے۔ اور اُن کو ملازمتوں سے نکال دیا جائے کل دوسری اقلیتوں کے بارے میں بھی یہی مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ پھر مسلم فرقوں کے درمیان بالادستی کی جنگ شروع ہو سکتی ہے۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ اس فرقہ وارانہ جنگ کے نتیجہ میں کتنے فرقوں کے افراد کو پاکستان چھوڑنا پڑے گا۔ اگر ہم کسی ملک میں آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی عقائد پر عمل نہ کر سکیں اور ہمیں اپنے مذہبی عقائد پر کاربند رہنے کے باعث جان و مال کا خطرہ ہو جس سے محفوظ رہنا ممکن نہ رہے تو پھر اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ اس ملک کو چھوڑ دیا جائے۔ اور ہجرت کی جائے۔ میں نہیں سمجھتا کہ مذہب کی بنیاد پر نفرت کے بیج کیوں بوئے جا رہے ہیں اور اُن کے پھل کس طرح شیریں ہو سکتے ہیں۔

جنگ لندن ۹ مئی ۱۹۸۴ء

قادیانیوں سے متعلق آرڈیننس بابائے قوم کے بیان کے منافی ہے: رحمت علوی

ملتان (نامہ نگار) کالعدم مسلم لیگ (پگاڑا گروپ) کے صوبائی صدر چودھری رحمت علی علوی نے کہا ہے کہ قادیانی سرگرمیوں کے خاتمہ کے لئے جس آرڈیننس کا نفاذ کیا گیا ہے وہ مکمل طور پر قرارداد پاکستان اور بابائے قوم کے ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کے بیان کے خلاف ہے مظفر گڑھ میں اپنی رہائش گاہ پر اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مذہب خدا اور بندے کے درمیان ذاتی معاملہ ہے حکومت کو اس میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے تھی کیونکہ تمام پاکستانی لوگ اپنے عقیدہ کے مطابق عبادت کرنے میں آزاد ہیں اور قرارداد پاکستان اور ارشاد قائداعظمؒ کے مطابق حکومت اس بات کی پابند ہے کہ وہ مملکت کے تمام شہریوں کو زندگی جائیداد روزگار اور انسانی حقوق کی حفاظت کی ضمانت مہیا کرے۔

قادیانیوں کے خلاف آرڈیننس کی منسوخی کا مطالبہ

لاہور سے آمدہ بیورو کی رپورٹ مظہر ہے کہ پاکستان نیشنل پارٹی نے اپیل کی ہے کہ قوم اور ملت کے مفاد کی خاطر اور قائداعظم کے ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کے بنیادی اعلان کے مطابق حال ہی میں جاری کردہ اینٹی قادیانی آرڈیننس فوراً منسوخ کیا جائے۔
سید محمد قصور گردیزی جنرل سیکرٹری پاکستان نیشنل پارٹی نے ایک پریس ریلیز میں کہا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف جو آرڈیننس جاری ہوا ہے وہ اس مہم کا نتیجہ ہے جو کئی سالوں سے احمدیوں کو بدنام کرنے اور انہیں انسانی بنیادی حقوق سے محروم کرنے کے سلسلہ میں چلائی جا رہی ہے۔ مسٹر گردیزی نے کہا ہے کہ یہ عمل قائداعظم کے اس نظریہ کے بالکل خلاف ہے جس میں وہ پاکستان کو ایک ایسا جمہوری ملک دیکھنا چاہتے تھے جس میں تمام لوگ آزادانہ اور مساوی شہری کی حیثیت سے زندگی بسر کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری پارٹی مذہبی اور اعتقادی معاملات کی فلسفیانہ بحث میں مطلق طور پر ملوث نہیں ہونا چاہتی اور نہ ہی ہم قادیانی اعتقادات اور نظریات پر اپنا کوئی فیصلہ نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ البتہ ہماری پارٹی اپنا یہ ضروری فرض خیال کرتی ہے کہ اپنا یہ نظریہ دہرایا جائے کہ حکومت کا آئے دن مذہبی اور اختلافی معاملات میں ملوث ہونا ایک مہذب سوسائٹی جو انصاف اور مساوات کے اصول پر قائم ہو کے لئے ہرگز مفید مطلب نہیں ہے۔ ہماری پارٹی کا ہمیشہ سے یہی اعتقاد ہے کہ ملک کی بقاء اسی حالت میں یقینی ہو سکتی ہے جبکہ تمام شہریوں کو بنیادی انسانی حقوق مساوی طور پر حاصل ہوں اور انہیں اپنی ایماندارانہ محنت کا صلہ بھی حاصل رہے۔ موجودہ حالات میں یہ نہایت ضروری ہے کہ قوت برداشت کے فقدان اور دوسروں کی کردار کشی کی مہم کے رجحانات کو روک دیا جائے اور اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ پاکستان کے تمام شہری خواہ وہ اکثریت کے ہوں یا کسی اقلیت پارٹی کے ہوں ان سب کو جان و مال، ملازمت اور دیگر بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت فراہم کی جائے۔
جنرل سیکرٹری پاکستان نیشنل پارٹی نے کہا کہ ہماری پارٹی قائداعظم کے اس اعلان کی پابند ہے جو انہوں نے ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو فرمایا تھا جس میں قائداعظم نے فرمایا کہ "مذہب انسان اور خدا تعالیٰ کے درمیان ایک ذاتی معاملہ ہے جس کے ساتھ حکومت کا کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے اور یہ کہ ملک کے تمام لوگ پاکستانی قوم میں برابر کے شریک ہیں۔ لہٰذا پاکستان نیشنل پارٹی اس بیان کے ذریعہ سے اپیل کرتی ہے کہ حضرت قائداعظم کے اس بنیادی اعلان کے پیش نظر اور قوم اور ملی مفاد کی خاطر حال ہی میں نافذ شدہ اینٹی قادیانی آرڈیننس کو منسوخ کیا جائے۔

بحوالہ روزنامہ "مسلم" اسلام آباد - یکم مئی ۱۹۸۴ء صفحہ آخر

WATAN LONDON

10 May 1984

جمعرات، ۱۰ مئی ۱۹۸۴ء - ۹ شعبان ۱۴۰۴ھ

"اب ایک نیا چہرہ آنے والا ہے" بیگم نسیم ولی خان کا دعویٰ

"سیاستدان لیبارٹری میں تیار نہیں ہوتے نہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی طرح پیدا کئے جاتے ہیں"

میں احمدیوں کے حقوق کے لئے بھی لڑوں گی۔ وطن کو خصوصی انٹرویو

لاہور۔ (وطن نیوز) بیگم نسیم ولی خان نے نمائندہ وطن کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ اب کوئی نیا چہرہ آنے والا ہے اور صدر ضیاء الحق تو خود بھی جو مجھے مارشل لاء کا ذکر کرنے لگے ہیں انہوں نے کہا کہ آئندہ حکومت مارشل لاء کے ذریعے نہیں آئے گی تاہم یہ عوامی جمہوری حکومت بھی نہیں ہوگی، بیگم نسیم ولی خان نے کہا کہ سیاستدان کسی لیبارٹری میں تیار نہیں ہوتے اور نہ ہی ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی طرح پیدا کئے جا سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ سیاست پر پابندیوں سے سیاستدانوں کی نئی کھیپ تیار نہیں ہوگی احمدیوں کے بارے میں آرڈیننس کے متعلق بیگم ولی خان نے کہا کہ حکومت اصل مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانا چاہتی ہے انہوں نے کہا کہ میں احمدیوں کے حقوق کے لئے بھی لڑوں گی۔ اگر وہ اتنے ہی برے ہیں تو حکومت کو پہلے اپنے اعلیٰ منصبوں کو ہٹانا پڑے گا۔ پھر ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں کیا فیصلہ ہوگا انہوں نے اس بات کی تردید کی کہ باچا خان کسی اہم شخصیت کا پیغام لیکر کابل گئے تھے۔

بیت المقدس (رائیٹر) اسرائیل کی سیکورٹی فورس نے فوج کے ایک ریٹائرڈ میجر کو گرفتار کیا ہے۔ اسے عربوں کے خلاف یہودیوں کی تنظیم کی تخریب کاری کے واقعات کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا ہے۔